ڈاک ٹکٹ

وہ سجدہ روح زمیں جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب

رئیس التحریر
عبدالرحیم اشرف

المنبر

روزہ
ہفت

جلد ۱۳ | یکم رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ — ۲۲ نومبر ۱۹۹۰ء | شمارہ ۳۲

کیا حج کا کوٹہ عوام اور حکومت کے مابین منافرت اور بعد کا ذریعہ نہیں بن رہا؟

اگر ایسا ہے تو اس کی ذمہ داری کس پر عاید ہوتی ہے ___؟

عبادت ہر حال میں [illegible] اپنے ساتھ [illegible] کی [illegible] ہے لیکن خدا اپنے بندوں کی [illegible] ... بیت اللہ کی حاضری اور اس کے [illegible] ... ایک عبادت ہے کہ ایسی عبادت جس میں شوق اور محبت [illegible] ... اعمال و افعال کی [illegible] ... لیکن [illegible] ... حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] ... [illegible]

ثالثاً ___ [illegible] جذبات ہی کی بنیاد پر سوچئے کہ اس فیصلے سے اس شخص پر کیا گزرے گی [illegible] ... پریشان حال اور [illegible] ... حکومت [illegible] ... [illegible]

[illegible] ان چار سالوں میں [illegible] افراد [illegible] حضرات کے [illegible]

۱۔ ۱۹۷۷ء [illegible] افراد نے درخواستیں دیں اور [illegible] کے نام [illegible]

۲۔ ۱۹۷۸ء [illegible] درخواستیں [illegible] اجازت ملی [illegible] افراد کو

۳۔ ۱۹۷۹ء [illegible] افراد نے [illegible] درخواستیں [illegible] حضرات کے نام نکلے۔

۴۔ [illegible] درخواستیں دی گئیں اور صرف [illegible] حضرات کا کوٹہ تھا۔

[illegible]

ان چار سالوں میں [illegible] افراد اس حج سے محروم [illegible] ... اور پھر یہی نہیں کہ صرف ان چار سالوں کے سوا [illegible] ہزار افراد اس حالت سے دوچار ہوئے ... پاکستان کے سامنے رکھا جائے ... اور اس کی پالیسی کے خلاف شکوہ سنج ہیں۔

بات ادھوری رہے گی اگر یہ پہلو سامنے نہ رہے کہ

اولاً تو عام [illegible] ... پاکستان [illegible] ... ہزار روپے [illegible] ... بیت اللہ شریف کی حاضری اور مسجد نبوی کی زیارت سے محروم کر دیا گیا ... [illegible] سے نہیں ہے۔

___ ثانیاً اگر کسی کو [illegible] ... اس ملک کا زرمبادلہ ایسے ایسے کاموں پر صرف ہو رہا ہے [illegible]:

- پاکستان سروسز [illegible] ہوٹل کے لئے ۴۹ لاکھ [illegible] ہزار روپے
- انٹرنیشنل ہوٹلز کارپوریشن ڈھاکا کو اس مقصد کے لئے [illegible] لاکھ [illegible] ہزار [illegible] روپے
- انٹرنیشنل ہوٹلز کارپوریشن ڈھاکا کے ہوٹل کے لئے [illegible] کروڑ روپے
- ایک فرم کو [illegible] کی ادویات کے لئے [illegible] کروڑ روپے
- پاکستان سروسز لمیٹڈ ہوٹل کو ___ [illegible] لاکھ [illegible] ہزار روپے
- پاکستان سروسز لمیٹڈ ہوٹل راولپنڈی کے لئے ___ [illegible] لاکھ [illegible] ہزار روپے

زرمبادلہ دیا گیا ___ اور یہ کہنے کی بات نہیں [illegible] ... پاکستان [illegible] شعیب علیہ السلام کی قوم [illegible] ... پاکستان کے غریب عوام [illegible] ...

[illegible] عوام اور حکومت [illegible]

(باقی صفحہ [illegible])

۱۰ صفحے مطالعہ

بنا کردند خوش رسمے بخون و خاک غلطیدن — خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را!

شہداء بالاکوٹ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

دورِ نبوت کی یادگار

زمانہ کے لحاظ سے بہت پیچھے لیکن مرتبہ کے لحاظ سے بہت آگے،

اہل فکر و نظر اور اصحابِ معرفت کا خراجِ عقیدت،

(ترتیب: خالد اشرف)

تیرھویں صدی کا آغاز تھا [illegible] ولی اللہ [illegible] میں [illegible] کا چاند [illegible] طلوع ہوا۔ یعنی ۱۲۰۱ھ میں مجاہد کبیر حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ہوئی۔ چند سال کے بعد یہ چاند مجاہدہ و عرفان کا آفتاب بن گیا۔

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم ؛ چو غلام آفتابم ہمہ از آفتاب گویم !

تیرھویں صدی میں جب ایک طرف ہندوستان میں مسلمانوں کی سیاسی طاقت نابود ہو چکی تھی اور دوسری طرف ان میں مشرکانہ رسوم و بدعات کا زور تھا، مولانا اسماعیل شہیدؒ اور حضرت سید احمد بریلویؒ کی مجاہدانہ کوششوں نے تجدید دین کی نئی تحریک شروع کی۔ یہ وہ وقت تھا جب سارے پنجاب پر سکھوں کا اور باقی ہندوستان پر انگریزوں کا قبضہ تھا۔ ان دو بزرگوں نے اپنی بلند ہمتی سے اسلام کا علم اٹھایا اور مسلمانوں کو جہاد کی دعوت دی۔ جس کی آواز ہمالیہ کی چوٹیوں اور نیپال کی ترائیوں سے لے کر خلیج بنگال کے کناروں تک یکساں پھیل گئی۔ اور لوگ جوق در جوق اس علم کے نیچے جمع ہونے لگے۔ یہ مسلمانوں کی ایک عظیم الشان تحریک تھی۔ اس کی بنیاد [illegible] کی تاریخ [illegible] معلوم ہے کہ ان مجاہدوں نے سرحد پار ہو کر سکھوں سے مقابلہ کیا اور شہید ہو گئے۔ ان مجاہدوں کی تاریخ بتاتی ہے کہ اس تحریک کا یہ انجام کیوں ہوا۔ واقعہ تو کھلا چھپا نہیں اور اسباب نامعلوم نہیں۔ پشاور کے پٹھان سرداروں کی دشمن داری [illegible] کام لیتے تو آج ہندوستان کا نقشہ ہی دوسرا ہوتا۔ اس تحریک نے اپنے پیروؤں میں للّٰہیت، خلوص، اتحاد، تنظیم، سیاست اور تعلیم کا جوہر پیدا کر دیا تھا۔ اس کا عملی مظاہرہ بنگال کی سرحد سے لے کر پنجاب [illegible] تک [illegible] اسلامی جوش عمل کا دریا موجیں مار رہا تھا اور حیرت انگیز [illegible] کا سماں آنکھوں کو نظر آ رہا تھا۔

سید صاحب کے خلفاء ہر صوبے اور ریاست میں پہنچ چکے تھے اور اپنے اپنے دائرے میں تجدید و اصلاح اور تنظیم کا کام انجام دے رہے تھے۔ مشرکانہ رسوم مٹائے جا رہے تھے۔ [illegible] جو برائے نام مسلمان تھے وہ کام کے مسلمان ہو رہے تھے۔ جو مسلمان نہ تھے وہ بھی اسلام کو [illegible] (اس تحریک سے چالیس ہزار [illegible] مسلمان ہوئے) [illegible] باتیں [illegible] بازار [illegible] بیٹھے تھے اور حق و صداقت کی [illegible] کے لئے علماء و مجاہدوں سے اور امراء و اہل ثروت سے [illegible] کر لیا [illegible] ہر قسم کی ناکامی [illegible] کے باوجود تمام ملک میں اس تحریک کے سپاہی پھیلے اور مجاہد تبلیغ اور دعوت میں لگے تھے۔

(مولانا سید سلیمان ندوی، خطبات مدراس)

صحابہؓ کی صف اول [illegible] آفتاب است [illegible] میں چند ایسے لوگ نظر آئیں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مکمل صحیفہ ہیں، جنہوں نے آپ کے کمالات میں سے انتخاب نہیں کیا بلکہ ان کو مسلم لیا۔ وہ افراد [illegible] میں سے ہر فرد اپنی جامعیت میں ایک امت ہے۔ انہی افراد میں سے سید احمد شہیدؒ بھی ایک فرد ہیں جو زمانے کے لحاظ سے پیچھے لیکن مرتبہ کے لحاظ سے بہت آگے ہیں۔

(مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی [illegible])

آج سے قریباً ڈیڑھ سو سال پہلے ہندوستان میں ایک تحریک اٹھی تھی جس کی قیادت حضرت سید احمد شہید (۱۲۴۶ھ) اور مولانا محمد اسماعیل شہید (۱۲۴۶ھ) نے فرمائی۔ ان کے سامنے دو مقاصد تھے۔ ہندوستان میں ایسے نظام کا قیام و نفاذ جس کی اساس قرآن و حدیث پر ہو، اور قرآن و سنت کے فہم پر جمود اور توحید خالص کے رستہ میں حائل بدعات و رسوم [illegible] کی تعلیمات کو شائع کرنا۔ پہلا مسئلہ دین کے ساتھ سیاسی بھی تھا اس لئے اس کے پورے ماحول پر سیاست محیط ہو گئی۔ سکھ، افغان اور ہندوستان کے اہل بدعت سب ہی اس سے مخالف تھے اور اس کے عواقب سے [illegible] یہ عناصر باہم دگر بعض شدید اختلافات کے باوجود اس تحریک کو ناکام کرنے کے لئے متفق تھے۔ انگریز اور سکھ تو کھلے میدان جنگ میں نبرد آزما تھے۔ افغان غداریوں میں مشغول اور [illegible] ہندوستانی حضرات کفر کے فتووں [illegible] میں مصروف تھے۔

معرکہ بالاکوٹ (۱۲۴۶ھ) کے سانحۂ جانکاہ کے بعد یہ تحریک مختلف صورتوں اور قیادتوں کے تحت ایک صدی سے زائد عرصہ تک جاری رہی اور پاکستان بننے تک شمال مشرقی سرحد پر انگریز کو ہمیشہ پریشان رکھا۔

دوسرے مقصد کے لئے مولانا محمد اسماعیل شہید قدس اللہ سرہٗ نے کتاب "تقویۃ الایمان" اور "تذکیر الاخوان" تصنیف فرمائیں۔ دونوں کتابیں توحید کی وضاحت میں ہیں۔ پہلا حصہ "تقویۃ الایمان" لا الٰہ الا اللہ کی تشریح اور دوسرا حصہ "تذکیر الاخوان" محمد رسول اللہ کی توضیح [illegible] اس کی روشنی نے لاکھوں دلوں کو منور کیا اور کروڑوں مردہ روحوں کو اس سے اللہ تعالیٰ نے زندگی بخشی۔

(شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس اللہ سرہٗ)

[illegible] سے بہت [illegible] مولانا اسماعیل صاحب [illegible] فی الحقیقت [illegible] اس کے بعد [illegible] نہیں ہو سکتا۔

"میں اپنے ملک [illegible] دنیا [illegible] جو کچھ لوگ [illegible] باتیں بالکل [illegible] دلکش [illegible] اس وقت [illegible] کرنا پڑا [illegible] (امیر الروایات ص [illegible]) مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

"کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ اور سچی کتاب اور موجب قوت و اصلاح ایمان کی ہے اور قرآن و حدیث کا مطلب پورا اس میں ہے [illegible] مقبول بندہ تھا۔"

"مولوی اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ عالم متقی بدعت کے اکھاڑنے والے اور سنت کے جاری کرنے والے اور قرآن و حدیث پر پورا عمل کرنے والے اور خلق اللہ کو ہدایت کرنے والے تھے اور تمام عمر اسی حال میں رہے۔ آخر کار فی سبیل اللہ جہاد میں کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ پس جس کا ظاہر حال ایسا ہو وہ ولی اللہ اور شہید ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے: ان اولیاؤہ الا المتقون۔ اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لاجواب ہے۔ استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں [illegible] اسلام میں [illegible] موجب [illegible] اپنے جہل [illegible] کتاب کی برائی کرے [illegible] قصور فہم ہے [illegible] تکفیر [illegible] عالم [illegible] مشکل ہے۔"

(فتاویٰ رشیدیہ ص [illegible]) مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۳ شمارہ ۳۲

المنبر

ہفت روزہ

لائلپور

مدیر المسئول
عبدالرحیم اشرف

۲۳ نومبر ۱۹۹۰ء — یکم رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ

(۲)

نزولِ رحمت — اور جہنم سے آزادی

اس سب رمضان المبارک کی برکت، توجہ اور اطاعت و فرمانبرداری کا ماحول اور اس کے ساتھ ساتھ [illegible] مسلسل تربیت اور اس کی نوازشات کے سبب عبادات کے احکام [illegible] جب بندہ [illegible] اور رات کے پچھلے پہر کی خلوت میں اپنے مالک کے حضور ندامت کا اظہار کرتا ہے، اس کی آنکھوں سے اشک ندامت کا سیل رواں ہوتا ہے [illegible] اور اپنے مالک کے حضور [illegible] رحمت سے حزیں حضرت سے [illegible] بندے کی رحمت و مغفرت کے [illegible] اپنے رب کے [illegible] اللہ سے اپنا [illegible] گڑگڑا کر دعائیں مانگتے ہیں [illegible] اس سوال کا جواب دینا شاید کسی کے لئے بھی آسان نہ ہو [illegible] جو ان سے غفلت برتتے ہیں [illegible] حالات کے باعث محرومی [illegible] اپنے رب کی [illegible] دعاؤں سے [illegible] وہ اس غفلت سے [illegible] ہوتے ہیں [illegible] اپنے جرم کے اعتبار سے [illegible] مگر جب [illegible] اپنے رب کی رحمت کی [illegible] انہیں احساس ہوتا ہے [illegible] سوچنے کی بات ہے کہ اچھے کام کی [illegible] نصیب [illegible] آتے ہیں [illegible] اور اس کا وعدہ [illegible] وبلغ العمل اللّٰہ العزیز۔

[illegible] رحمت [illegible] یقین ایک قدم اور آگے [illegible] اپنے رب کی [illegible] کا سلسلہ جاری رکھے [illegible] اطاعت و فرمانبرداری [illegible] راہ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائی اور اپنے نفس [illegible] معاف فرما دیا [illegible] جہنم کے عذاب سے [illegible] اور تباہ کن ہے۔

اس مہینے کو حضور ﷺ نے تین حصوں میں بانٹ دیا ہے کہ ایک پہلے عشرہ [illegible] اس کے دوسرے عشرہ [illegible] رمضان کے پہلے دو عشرے [illegible] کے آخری عشرہ [illegible] جہنم سے آزادی کے عشرے سے مستفید ہوگا اور [illegible] جہنم سے آزاد کر دیا جائے گا۔ اللّٰہم اجعلنا منہم۔

دعا — مومن کا سب سے بڑا ہتھیار ہے، جس سے وہ اپنے ازلی و ابدی دشمن شیطان لعین اور اپنے سرکش نفس کی یلغاروں اور شرارتوں کو سرنگوں کرتا ہے اور اسی دعا کے ذریعہ وہ اپنے رب کی رحمت و مغفرت حاصل کر پاتا ہے۔

رمضان مبارک انوار و برکات کا خاص موسم ہے۔ اس موسم بہار میں دعاؤں میں مصروف

وقت اور شب گیری میں اضافہ ہوتا ہے۔

اور اگر دعائیں بھی وہ ہوں جو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ادا ہوئی ہوں تو زور و اثر کی کیفیت پیدا ہو گی۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی چند خاص دعائیں پیش خدمت ہیں۔ ان مبارک راتوں اور مبارک دنوں میں انہیں معمول بنائیے۔

دعائے تہجد

رمضان مبارک کی راتیں قیام، رکوع، سجود اور ذکر کے لئے مخصوص ہیں۔ اللہ ذوالجلال توفیق دیں تو تہجد کا اہتمام کیجئے۔ تہجد عظیم نعمت اور اہم ترین سعادت ہے۔ یہ پُر خلوت وقت بندے کو آقا سے قریب تر کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس وقت میں طبیعت میں یکسوئی، عاجزی، اپنے آقا کی جانب توجہ، جذبات و کیفیت میں فراوانی اور اخلاص کے ساتھ نصف شب کی عبادت کا [illegible] تہجد کے فضائل اور اس کے اثرات پر بہت سی احادیث [illegible] اس سعادت کو حاصل کرنے کی بھرپور کوشش [illegible] معروف ہے۔ رمضان مبارک سے تہجد کی عادت کو رائج کرنے کا مؤثر ترین وسیلہ ہے۔ اگر اس ماہ کی تیس راتوں میں تہجد کو معمول بنا لیا جائے اور اپنے رب سے اس عادت کو راسخ کرنے کی دعا بھی مسلسل کرتے رہیں تو توقع کی جا سکتی ہے کہ انشاء اللہ گیارہ ماہ میں یہ معمول بن جائے گا۔ رات کے پچھلے پہر [illegible] انسان بستر سے [illegible] اور وقت ہاتھ نہیں لگتی [illegible] "عالم غفلت" میں ضائع ہو جاتے ہیں [illegible] حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے وقت یہ دعا مانگتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

میرے اللہ! آپ ہی کے لئے حمد و ثنا ہے۔ آپ زمین و آسمان کے قائم رکھنے والے ہیں اور نگہبان بھی ہیں۔ آپ ہی ارض و سما کا نور ہیں اور یہاں کی ہر چیز آپ ہی کے انوار سے منور ہے۔ آپ ہی کے لئے حمد کی تمام اقسام مخصوص ہیں۔ آپ حق ہیں، آپ کے وعدے حق ہیں۔ آپ سے ملاقات حق ہے۔ آپ کا ہر فرمان حق ہے۔ جنت اور دوزخ ایک حقیقت ہیں۔ تمام انبیاء برحق ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم برحق ہیں، قیامت یقینی ہے۔

میرے معبود! میں نے اپنے آپ کو آپ ہی کے سپرد کر دیا ہے۔ آپ پر ایمان لایا ہوں، آپ ہی پر میرا اعتماد و توکل ہے۔ آپ کی جانب متوجہ ہوں، آپ کی مدد ہی کے سہارے اہل باطل سے برسرپیکار ہوں، تمام امور کا فیصلہ آپ ہی سے طلب کرتا ہوں۔ میرے اگلے، پچھلے، مخفی، اعلانیہ اور وہ سب گناہ جن سے آپ آگاہ ہیں معاف فرما دیجئے۔ آپ ہی اپنے بندوں کو آگے بڑھانے والے اور انہیں ان کی کوتاہیوں کے باعث پیچھے رکھنے والے ہیں۔ آپ کے سوا کوئی بھی امید و خوف کا مرکز نہیں اور نہ ہی کوئی لائق عبادت ہے۔

اس دعا سے تہجد کے ایک ایک جملے پر غور کیجئے۔ یہ تمام کلمات تہجد کے وقت سے گہری مناسبت رکھتے ہیں۔ اللہ کے جو بندے اس وقت نرم و گرم بستروں کو چھوڑ کر اپنے آقا کے حضور مصروف دعا ہوتے ہیں وہ اپنے رب سے وہ سب کچھ پا لیتے ہیں جو اس دعا میں مانگا گیا ہے۔

تہجد کی نماز شروع کرتے وقت

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۔ اے اللہ جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب، آسمانوں اور زمین کے پیدا فرمانے والے، عالم الغیب اور ہر ظاہر چیز سے باخبر رب! آپ ہی اپنے بندوں کے مابین ان اختلافات کا فیصلہ فرمائیں گے جن میں وہ آج مبتلا ہیں۔ اپنے حکم سے اختلافی امور میں میری راہنمائی حق بات کی جانب فرمائیں۔ آپ ہی ہیں جسے چاہیں سیدھے راستے کی جانب لے چلتے ہیں۔

انسانوں کے مابین ۔۔۔ بالخصوص مذہب کے بارے میں اختلافات کا یہ پہلو خیر و برکت کا ہے کہ انسان حق کی تلاش میں محنت کرتا ہے۔ نفسانیت سے پاک اور ضد و انانیت کو چھوڑ کر سچائی کو قبول کرتا ہے اور جن لوگوں کو حق پر پاتا ہے ان سے مربوط ہوتا ہے اور بھلائی میں ان سے تعاون کرتا ہے اور اس کے برعکس باطل کو باطل جانتے اور غلط بات کی حقیقت واضح ہو جانے پر اس سے دستکش ہو جاتا ہے اور باطل کے علمبرداروں سے دنیوی تعلقات کے باوجود برائی میں شرکت سے گریز کرتا اور باطل میں تعاون سے اجتناب کرتا ہے۔ گویا وہ سر تا قدم بندۂ حق بن جاتا ہے اور اس کی پسند و ناپسند کا معیار اس کی اپنی مرضی نہیں بلکہ اس کے مالک کی رضا ہوتی ہے۔ لیکن اختلافات ۔۔۔ بالخصوص مذہبی اختلافات کا دوسرا پہلو انتہائی خطرناک بھی ہے اور وہ یوں کہ اگر انسان حق و ناحق کے مابین تمیز کرنے میں تساہل اور کم ہمتی سے کام لے، حق کی تلاش میں محنت سے جی چرائے یا کسی عصبیت، ضد، مفاد، محض اپنے دھڑے اور گروہ کی جانبداری کی وجہ سے حق کے سامنے سر جھکانے سے گریز کرے اور نفسانیت کی بنا پر حق کی مخالفت اور ناحق کی حمایت کا راستہ اختیار کرے تو گویا یہ اختلاف اس کی تباہی اور بربادی کے لئے تخریب کا باعث بن گیا۔

اختلافی امور میں جہاں اپنی استطاعت کی آخری حد تک تلاش حقیقت میں محنت اور اپنی نیت کو خالص رکھنے کی جدوجہد میں مصروف رہنے کی ضرورت ہے وہاں ہر انسان اس بات کا بھی محتاج ہے کہ وہ ذات حق جو حق کا حقیقی سرچشمہ ہے اور جس کے ہاں سے ہدایت اور توفیق میسر آتی ہے اس کے حضور گڑگڑائے اور اختلافی امور میں ہدایت پانے اور اعتدال کی روش اختیار کرنے اور دلوں اور ذہنوں پر تصرف رکھنے والے آقا ہی سے توفیق طلب کرے۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تہجد جیسے پر انوار وقت میں اختلافات میں راہنمائی کی دعا کا خصوصی خیال فرمایا اور حق یہ ہے کہ یہ وقت اس دعا کے لئے مناسب ترین ہے۔

فجر کی سنتوں کے بعد کی دعا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں اور فرض نماز کے مابین یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَعَصَبِي نُورًا وَلَحْمِي نُورًا وَأَعْظِمْ لِي نُورًا اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا

اے اللہ! میرے دل میں نور ودیعت فرمائیے۔ میری آنکھوں میں، میرے کان میں، میرے دائیں، میرے بائیں، میرے اوپر اور میرے نیچے جانب، میرے آگے اور پیچھے انوار عطا فرمائیے۔ میرے لئے انوار میں سے حصہ مقرر فرمائیے، میری زبان کو منور فرمائیے۔ میرے اعصاب کو انوار سے نوازئیے، میرے گوشت، میرے خون، میرے بالوں اور میرے چمڑے کو انوار سے آراستہ فرمائیے۔ میرے نفس میں نور ودیعت کیجئے۔ میرے لئے نور کا عظیم حصہ مقرر فرمائیے اور اے اللہ! مجھے نور سے نوازئیے۔

نور اور ظلمت، روشنی اور اندھیرا ان دونوں کا وجود بھی برحق ہے اور ان کے مابین کشمکش بھی حقیقت ثابتہ ہے۔ ظلمت ایک سیاہ پردہ ہے جس چیز پر پڑ جائے یا جو چیز اس میں گم ہو جائے وہ صرف سر کی آنکھوں سے ہی اوجھل نہیں ہوتی بلکہ اوقات دل کی بصیرت بھی اس کے شعور سے محروم ہو جاتی ہے اور پھر جہاں بیرونی دنیا ظلمت میں ہو، غلط افکار و نظریات نے اشیاء کی حقیقتوں کو مسخ کر دیا ہو، دل خواہشات و شہوات کی تاریکیوں میں سیاہ ہو چکے ہوں، اور ان باطل تصورات کے باعث شعور حقیقت سے محروم ہو چکے ہوں، آنکھوں اور کانوں پر جہالت کے پردے پڑ گئے ہوں اور سماعت و بصارت کو معطل کرنے والے اثرات غالب آ چکے ہوں، وہاں باطن کا احول غلط کو صحیح اور صحیح کو غلط قرار دینے پر مصر ہو

شعاروں اور دن میں (وقتی رحمت) سامنے اور پیچھے ہر جہت سے محبت کو بچا اور بچا کو محبت ملنے پر یہ کرنے والی کوششیں مسلسل جاری ہیں اور ایک فرد اپنی بات پر تمام سمجھے اور اپنی رائے پر عمل کرنے میں بے شمار دشواریاں محسوس کر رہا ہے ۔۔۔ اور مزید یہ کہ ہر شخص خود اپنے اندر کی دنیا کو اجڑتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔ اور اس میں عقل، حواس میں اضمحلال، اعصاب جوارح میں ضعف و ناتوانی نے اسے بے سہارا بنا دیا ہو وہاں عالم اضطراب میں یہ دعا ہے کہ یا اللہ! میرے دل کو ظلمتوں سے پاک اور عالم روشنی میں اپنی خاص نورانیت سے منور فرما دیجئے، اور پھر کان، آنکھ، دائیں، بائیں، اوپر نیچے، آگے پیچھے اور تمام اعضاء و جوارح حتیٰ کہ زبان، اعصاب، گوشت پوست اور پھر اپنے وجود اور اپنی مکمل شخصیت اَللّٰهُمَّ أَعْظِمْ لِي نُورًا اور مزید یہ کہ اس نورانیت کی عظمت کے حصول کی دعا اور ہمہ وقت نور حاصل کی التجا ۔۔۔ اس کا سادہ مفہوم یہ ہے کہ فجر کی سنتوں اور فرض نماز کے مابین جو چند لمحات میسر آتے ہیں، ان میں سعادت، خوش بختی، خیر و برکت اور تمام اعضاء جوارح اور مجموعی طور پر وجود کے لئے یہ دعا کی جا رہی ہے کہ سب کی سب نور کے حقیقی سرچشمہ اللّٰہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ سے فیض یاب ہوں اور یہ تمام ان کاموں میں مصروف ہو جائیں جو کام خالق ارض و سماء کی رضا کے مطابق ہوں۔

اس پر بس نہیں، یہ بات بھی نور کے مفہوم میں شامل ہے کہ ہر کام جو ہو عقل و بصیرت ہو، صالح ارادہ اور پاک و خالص نیت سے ہو۔ صحیح طریق اور اسوۂ رسالت کے مطابق ہو اور پھر اس کام میں برکت بھی ہو۔ یہ تمیز بھی ہو اور اس کی ضیا پاشیوں سے سارا احول جگمگا اٹھے۔

نماز فجر سے سورج طلوع ہونے تک

أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلَى دِينِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى مِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔

ہم نے صبح کی اسلام کی فطرت پر، کلمۂ اخلاص و توحید اور پیغام اللہ کے لئے ہو، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر، جو اللہ کی جانب یکسو ہونے والے تھے اور شرک نہیں کیا کرتے تھے۔

۲- اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ۔

میرے اللہ! جتنی نعمتیں مجھے یا تیری مخلوق میں کسی کو آج صبح ملی ہیں وہ سب کی سب تیری جانب سے عطا ہوئی ہیں۔ تو تنہا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تیرے لئے ہی حمد و ثنا ہے اور شکر بھی تیرا ہی کیا جائے گا۔

۳- رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَرَسُولًا۔

میں اللہ کو پروردگار، مالک، آقا، حاکم اور قانون ساز اور صاحب ... اور مشکل کشا ہونے پر راضی ہوں، اور انہی کی پیروی کروں گا۔

۴- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔

اللہ ہر عیب سے پاک اور ہر کمال سے موصوف ہے، تمام اقسام حمد اسی کے لئے ہیں اور وہ تنہا معبود برحق ہے، اس کا کوئی بھی شریک نہیں اور وہ سب سے بڑا ہے۔

۵- أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔

میں اپنے گناہوں اور غلطیوں کی معافی طلب کرتا ہوں اللہ سے، جس کے سوا کوئی حاجت روا مشکل کشا اور پریشانیوں کو دور کرنے والا نہیں۔ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا، ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور میں اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں۔

۵- حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

اللہ مجھے کافی ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، میں اسی پر توکل و اعتماد کرتا ہوں اور اسی کی جانب متوجہ ہوتا ہوں۔

۶- أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُورَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ۔ ہم نے اور ساری کائنات نے صبح کی اللہ کے لئے جو تمام عالم کا پروردگار، مالک، آقا، حاکم، قانون ساز اور مربی ہے۔ اے اللہ! میں آپ سے آج کے دن کی خیر، کامرانی، مدد و نصرت، نور، برکت اور راہنمائی کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کی برائی سے اور کسی بھی اذیت دینے والے حادثہ رونما ہونے والا ہے اور جو اس کے بعد صادر ہونے والا ہے۔ اس کے شر سے محفوظ رہنے کی التجا کرتا ہوں

شام کی دعائیں

وہ تمام دعائیں جو صبح کے لیے ہیں وہی دعائیں شام کو بھی پڑھی جائیں۔ صرف ... [illegible] ... کی جگہ أَمْسَيْنَا، اور ... [illegible] ... اَلْمَصِیْرُ کہیے۔

افطاری کے قریب کی دعائیں

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کی افطار کرتے وقت کی دعا قبول ہوتی ہے۔

افطار سے کچھ وقت پہلے اپنی تمام حاجات و ضروریات اور اسلام کے علم و پاکستان کی حفاظت اور یہاں اسلامی شریعت کے نفاذ اور اجراء ... [illegible] ... پر خصوصی ... [illegible] ... دعائیں، حاجتیں اور اصلاح کریں، بالخصوص وہ دعائیں جو شام کے وقت کے لیے ہیں وہ اس وقت کی جاسکتی ہیں اور یہ دعائیں بھی مانگی جاسکتی ہیں۔

۱۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔

اے ہمارے آقا! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا ... [illegible] ... اور ... [illegible] ... اگر آپ ہماری غلطیوں اور گناہوں کو معاف نہ فرمائیں اور ہم پر رحم نہ فرمائیں تو ہم خسارے میں مبتلا ہوں گے۔

۲۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی، اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچائے رکھ۔

۳۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔

اے اللہ! ہم آپ سے معافی اور صحت و عافیت طلب کرتے ہیں، دنیا اور آخرت دونوں میں۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنَا بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

اے اللہ! ہمیں اپنے رزقِ حلال کے ذریعہ حرام سے بچائیے اور ہمیں اپنے فضل سے نواز کر اپنے سوا ہر ایک سے بے نیاز کر دیجئے۔

۵۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

اے اللہ! ہم آپ کی پناہ چاہتے ہیں، پریشانیوں سے، غم سے، ناتوانی و درماندگی سے، سستی و کاہلی سے، بزدلی اور کنجوسی سے، قرض کے بوجھ اور انسانوں کے غلبے سے۔

۶۔ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ وَجْهِكَ الْكَرِیْمِ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَأَذِلَّ الشِّرْكَ وَالْكُفْرَ ... [illegible] ...۔

اے اللہ! آپ کو آپ کی کریم ذات کی قسم، اسلام اور مسلمانوں کو عزت و سربلندی عطا فرمائیے اور شرک و کفر کو ذلیل و رسوا کیجئے۔

دعاءِ افطار

روزہ افطار کرتے وقت یہ دعا کریں۔

۱۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔

اے اللہ! میں نے آپ ہی کے لئے روزہ رکھا اور آپ ہی کے رزق پر افطار کر رہا ہوں۔

۲۔ افطار کے بعد یہ دعا کریں۔ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ پیاس زائل ہوگئی، رگیں تر و تازہ ہوگئیں اور ان شاء اللہ اجر ثابت ہوگیا۔

۳۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

مغفرت طلب کرنے کی دعائیں

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق رمضان کا دوسرا عشرہ (گیارہ تا ۲۰) دراصل مغفرت کا عشرہ ہے، اس عشرہ میں خصوصیت سے یہ دعائیں کی جائیں۔

سید الاستغفار

جب بھی موقع ملے یا طبیعت میں رقت اور عاجزی پیدا ہو تو یہ استغفار کیجئے جسے لسانِ رسالت نے سید الاستغفار فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَإِنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ۔

اے اللہ! آپ ہی میرے رب ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ ہی نے مجھے پیدا کیا، میں آپ کا بندہ ہوں اور ... [illegible] ... عہد و وعدے پر قائم ہوں ... [illegible] ... میں اپنے برے اعمال کے شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، آپ کے انعامات کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، مجھے معاف فرما دیجئے کیونکہ آپ کے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔

۲۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ۔

اے اللہ! میرے وہ گناہ معاف فرمائیے جو میں نے سنجیدگی سے کئے یا ہنسی مذاق میں کئے اور جو بھول چوک سے ہوگئے اور جو جان بوجھ کر ہوئے اور یہ تمام قسم کے گناہ مجھ سے سرزد ہوئے ہیں۔

لیلۃ القدر کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا۔

اے اللہ! آپ بکثرت معاف فرمانے والے ہیں، ہمارے گناہ معاف کر دیجئے۔

ایک خاص استدعا

افطار کے وقت جو بھی دعا آپ کریں اور اپنی ذاتی، قومی اور ملی ضرورتوں کو اپنے اور ساری کائنات کے مالک و آقا سے بعجز و الحاح طلب کریں، اپنے رب سے ملی احوال کو ملتے رکھ کر اس دعا کو خصوصیت سے بار بار کیجئے کہ

اللہ رب العزت مسلمانوں کو بصیرت اسلام کی جانب پلٹنے، اسلامی افکار و نظریات کو اپنے قلوب و اذہان میں مستحکم کرنے، اسلامی شریعت پر عمل پیرا ہونے اور تمام سیاسی، مذہبی، گروہی، جماعتی فرقہ وارانہ اور ذاتی مفادات و تعصبات سے بلند تر ہو کر صرف اور صرف مسلمان ہونے کی بنا پر آپس میں محبت کرنے اور اسلام کے گرد جامعہ پر متحد ہونے اور آخرت کو دنیا پر مقدم رکھنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔

آج ہم جس رسوائی، شکست اور تباہی و انتشار میں مبتلا ہیں اس کی اصل وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہم نے اسلام کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔ قرآن مجید صرف خوش الحانی سے پڑھنے اور عمدہ ترین کاغذ پر خوبصورت ترین طباعت سے آراستہ کر کے نمائش کا ہے ... [illegible] ... کی چیز بن گیا ہے۔ ریاستی اور حکومتی ہر دو سطح پر اسلامی شریعت معطل اور معاملات قوانین و رسوم رائج ہیں۔ سیاست، تہذیب، تمدن، معیشت، معاشرت، اخلاق، معاملات، ثقافت غرض ہر شعبۂ حیات میں مغضوب و ضال، یہود و نصاریٰ، ہنود و دیگر اقوام کی نقالی ہمارا معمول ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ ہم رب السمٰوات والارض کی نصرت و تائید سے محروم ہو چکے ہیں اور جن اقوام کو ہم نے اپنا آقا تسلیم کیا ہے انہی کے رحم و کرم پر چھوڑ دیئے گئے ہیں۔

اس ذلت و رسوائی کی زندگی سے نجات پانے کا کوئی راستہ اس کے سوا نہیں کہ ہم پھر سے اپنے اسلام کی تجدید کریں۔ سچے دل سے خدائے واحد کو اپنا مالک، آقا، ہادی، مشکل کشا، معبود و حاجت روا اور ہر خیر و شر کا مالک یقین کریں۔ اور حضور سرورِ کائنات بابا محمد واقعی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری کائنات سے محترم، مکرم، افضل و اعلیٰ اور سب سے زیادہ صاحبِ عقل و دانش اور سید الرسل اور خدا کا آخری فرستادہ بدل و جان یقین کریں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ مبارکہ، حیاتِ طیبہ، آپ کے ارشادات و فرامین کو واجب الاطاعت مانیں۔ اور اپنے آپ کو کلیتاً اسلامی شریعت کے حوالے کر دیں۔ اپنی ذاتی زندگیوں اور اجتماعی حکومت و سرکاری دفاتر ہر جگہ اسلامی شریعت کی پیروی کو معمول بنائیں اور ہم اس انداز سے اللہ کے بندے بن جائیں کہ اسلام ہماری دوستی اور دشمنی کا معیار بن جائے۔

یہ انقلاب مرد ... [illegible] ... ہو سکتا ہے اور اس کے لیے دعا بھی ... [illegible] ... ایک فرد کو دینی طلب ہے جو وہ کچھ بندگانِ خدا تمام عصبیتوں اور مفادات سے الگ ہو کر پوری ہمت کے ساتھ کھڑے ہوں اور اسے پھر اسلام کی جانب پلٹنے کی دعوت دیں اور انسانی فکر کی جانب ... [illegible] ... ہر مسلمان پلٹ چکا ہے کا از حد ضروری تھا اور جہاں کوئی بھی فرق ... [illegible] ... مسلمانوں میں ... [illegible] ... کے سب قرآن و حدیث کے سامنے سر جھکا دیتے تھے۔ ... [illegible] ... دعوت کے ساتھ ساتھ ... [illegible] ... دعا بھی ضروری ہے کہ ... [illegible] ... جائے۔ دعا ہی وہ ہتھیار ہے جس وقت تمام ... [illegible] ... اور رمضان المبارک بالخصوص سحری اور افطار کے اوقات قبولیت دعا کے خصوصی لمحات ہیں۔ اس رمضان پر آپ ساعتوں میں ہم بالخصوص ... [illegible] ... دعا بہت بڑی ضرورت بھی ہے اور عظیم ترین سعادت بھی۔ اور ان سطور کا ... [illegible] ... تمام دردِ دل رکھنے والے اور ... [illegible] ... مسلمان بھائیوں سے مستدعی ہے کہ وہ اس دعا کا خصوصی اہتمام کریں۔ ... [illegible] ... رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

... [illegible] ...

[illegible] شعبان المعظم [illegible]

مولانا محمد زبیر اشرف

بابُ المسائل والاحکام (قسط ۲۵)

یہ مضمون ... قسط ... ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور میں شائع ہو چکی ہے ... بعض مجبوریوں کی بنا پر ان کی اشاعت کا سلسلہ الاعتصام میں بند کر کے [illegible] شروع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ [illegible])

ایمان کی چھتیسویں شاخ امانتوں کا ادا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ فلیؤد الذی اؤتمن امانتہ (بقرہ) جس کے پاس امانت رکھی جائے اس کو چاہیے کہ امانت والے کی امانت واپس دے دے۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے یوں ارشاد فرمایا ہے۔

ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا (نساء) یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانت امانت والوں کے سپرد کر دو۔

کسی شخص کا بددیانت ہونا معاشرے پر ایک بہت بڑا جرم ہے اور ایسا شخص اجر عظیم کا مستحق ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اس کو ایمان کا جزو قرار دیا ہے۔ دیانت اور امانت کے فقدان سے معاشرے کو ایک بڑی مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کسی شخص کا مال محفوظ نہیں رہ سکتا۔ امین آدمی کا وجود اندھیرے میں ایک روشنی کی کرن ہے۔

خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی صفت سے متصف تھے اور جاہلیت کے زمانہ میں کفار و مشرکین نے آپ کو صادق و امین کا لقب عطا کیا تھا باوجودیکہ حضور سے ان کو دینی طور پر مخالفت تھی مگر اپنی امانتیں حضور کے پاس ہی رکھا کرتے تھے۔ ہجرت کے وقت کئی ہی لوگوں کی امانتیں آپ کے پاس موجود تھیں۔ حضرت علیؓ کو حضور اس لئے پیچھے چھوڑ گئے تھے کہ لوگوں کی امانتیں واپس کر دی جائیں۔ جب کفار نے حضور کے اس خلق عظیم کا مطالعہ کیا تو ان کے دشمنی کے جذبات محبت میں تبدیل ہو گئے۔ اسی لئے آنحضور نے فرمایا۔ لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عھد لہ یعنی اس آدمی کا کوئی ایمان نہیں ہے اگر وہ امانت کی حفاظت نہیں کرتا اور اس آدمی کا دین کوئی دین نہیں جو کہ اپنے عہد و پیمان کا پاس نہیں (بیہقی۔ احمد)

ایک مقام پر آنحضور نے یوں ارشاد فرمایا۔ ادّ الامانۃ الی من ائتمنک ولا تخن من خانک (ترمذی، ابو داؤد) یعنی جو تمہارے پاس امانت رکھے اس کی امانت واپس کر دو اور جو تم سے خیانت اور دھوکا کرے تم اس سے خیانت نہ کرو۔

امانت کا ادا نہ کرنا منافق کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے

صحیح بخاری اور مسلم کی مشہور حدیث میں آنحضور نے فرمایا کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر وہ کسی شخص میں پائی جائیں تو وہ خالص منافق ہے۔ اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور یہ گمان رکھے کہ وہ مسلمان ہے۔ (۱) جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) جب وعدہ کرے تو اسے پورا نہ کرے اور (۳) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ امانت سے مراد احکام دین کی پابندی بھی ہے۔ اسی لئے قرآن مجید کی تعلیم کو شریعت کا نام بھی امانت ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں یوں ہوا۔ انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال۔ یعنی ہم نے آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں پر امانت پیش کی مگر ان سب نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس امانت کے ادا نہ کرنے سے ڈر گئے کہ شاید ہم اس کو ادا نہیں کر سکیں گے۔ مگر انسان نے اس کو اٹھا لیا اور پھر اٹھانے کے بعد اس نے ظلم کیا یعنی اس کا حق ادا نہ کیا اور اپنی جہالت کا ثبوت دیا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ سب سے بڑی امانت قرآن پاک کی امانت ہے اور اس کے ادا کرنے کے معنی یہ ہیں کہ لوگوں کو قرآنی دعوت سے روشناس کرایا جائے۔ روز قیامت کے دن اس امانت کے ادا کرنے پر بڑی سخت کا سامنا کرنا پڑے گا اور کوئی آدمی بھی عذاب الٰہی سے نہ بچ سکے گا۔ اسی مضمون کو قرآن پاک نے جا بجا بیان فرمایا اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی اپنی امت کو تلقین فرمائی۔ بلغوا عنی ولو آیۃ یعنی میری طرف سے لوگوں کو پہنچاؤ اگرچہ وہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو اور اسی چیز کے متعلق عرفات کے میدان میں آپ نے لوگوں سے شہادت طلب کی کہ کیا میں نے اللہ کے دین کو پہنچا دیا ہے اور لوگوں کو تلقین کی کہ تم میں سے جو حاضر ہیں وہ ان لوگوں تک میری بات کو پہنچا دیں جو غائب ہیں اور یہاں حاضر نہیں ہیں۔ بہرحال یہ بھی ایک امانت ہے اور جو علم ہے اس سے عہدہ برآ نہ ہونا بھی خیانت ہوگی اور ایمان میں نقص پیدا ہوگا۔ یعنی جتنی امانت کے ادا کرنے میں کمی ہوگی اتنا ہی ایمان بھی کمزور ہوگا۔

۳۶۔ ایمان کی چھتیسویں شاخ مسلمانوں کے قتل کرنے سے بچنا اور انسان کو تکلیف نہ پہنچانا ہے جو ناحق ظلم کے ساتھ کسی مسلمان کو قتل کرے گا وہ ایمان سے نکل جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیھا وغضب اللہ علیہ (سورۃ نساء) اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر ڈالے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قتال المسلم کفر وسبابہ فسوق (بخاری) یعنی مسلمان کو قتل کر دینا کفر ہے اور اس کو گالی دینا فسق ہے یعنی اگر کوئی مسلمان کسی کافر کو قتل کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے اور گالی دینے والا فاسق ہو جاتا ہے۔

آج ہمارے معاشرے میں یہ چیز کس طرح جڑ پکڑ چکی ہے کہ چاروں طرف قتل و غارت کا بازار گرم ہے۔ مسلمان مسلمانوں کے ہاتھوں بغیر کسی جرم کے قتل ہو رہا ہے۔ معمولی جھگڑے کی بنا پر انسان کو گاجر مولی کی طرح سے کاٹ کر رکھ دیا گیا ہے۔ لوگوں کے دلوں سے خوف خدا اٹھ چکا ہے۔ مسلمان ہونے کے باوجود یہ حرکت ان سے سرزد ہوتی ہے حالانکہ ایسا جرم کرنے سے ایمان ختم ہو جاتا ہے اور وہ اس وقت بحال ہوتا ہے جب تک وہ سچے دل سے توبہ نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہ کرے۔ علماء کو اس سلسلہ میں اہم کردار ادا کرنا چاہیے۔ عوام کو صحیح اسلامی تعلیم دی جائے اور معاشرے کی اصلاح کی جائے۔ لوگوں کو بتایا جائے کہ قتل کتنا بڑا جرم عظیم ہے۔ دوسری طرف حکومت اسلامی قوانین کا اجرا کرے اور قصاص کو جاری کیا جائے۔ جس سے لوگوں کو پابند بنایا جائے تو اس بگڑے معاشرے کی اصلاح ہو سکتی ہے اور اس قسم کے سنگین جرم کا مرتکب ہو سکتا ہے۔

آنحضور کا ارشاد گرامی ہے کہ اول ما یقضی بین الناس یوم القیامۃ فی الدماء (بخاری) یعنی قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ کیا جائے گا وہ قتل اور خونریزی ہے۔

ایمان کی شاخوں کا مفصل بیان

۳۷۔ ایمان کی سینتیسویں شاخ زنا کاری سے بچنا اور عصمت و عفت سے رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا ہے۔

ولا تقربوا الزنیٰ انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا (بنی اسرائیل) زنا کے قریب مت جاؤ۔ یہ نہایت بے حیائی اور بری راہ ہے۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم (نور) اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں پست رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہی حکم عورتوں کو بھی دیا ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اس برائی کے سارے راستے بند ہو جانے چاہئیں۔ اگر یہی راستے کھلے رہیں اور مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہو جائے تو پھر زنا میں مبتلا ہو جائیں اور عورتیں پردے کی پابندی کریں اور اپنی زیب و زینت کا اظہار غیر مردوں کے سامنے نہ کریں۔ اسی کا سبب سے بڑھ کر ضروری ہے کہ تمام مسلمانوں پر ہے کہ حدود خداوندی کا احترام کریں اور پردے کی قیود سے باہر نہ نکلیں۔ دوسری طرف یہ پابندی ایک اسلامی حکومت پر ہے کہ وہ اپنی رعایا میں اس قسم کے اعمال پیدا نہ ہونے دیں جو ان کو بے حیائی کی طرف لے جائیں اور پھر ان کا نتیجہ زنا کاری اور فحاشی کی صورت میں رونما ہو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن (بخاری) زانی زنا کاری کے وقت مومن نہیں رہتا۔ قرآن و سنت میں اس کی بہت مذمت ہے۔ اس سے بچنا ایمان کی نشانی ہے اور اس میں مبتلا ہونا بے ایمانی اور کفر کی دلیل ہے۔

اس وقت ہمارے معاشرے کی بدحالی کا یہ عالم ہے کہ عوام بھی حدود اللہ کی کوئی پابندی نہیں کرتے۔ بے پردہ عورتیں، نوجوان لڑکیاں زیب و زینت کا اظہار کرتے ہوئے ہر مقام پر نظر آ رہی ہیں اور دعوت نظارہ دے رہی ہیں۔ آنحضور نے ارشاد فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل پر جو عذاب واقع ہوا وہ عورتوں کی بے حجابی کی بنا پر ہوا۔ آپ نے امت کو ڈرایا مگر امت پھر اسی چیز میں مبتلا ہو گئی جس سے آپ نے منع فرمایا تھا۔ حضور نے معراج کے سفر میں ایک جماعت کو الٹے لٹکے دیکھا تو جبریل سے پوچھا کون ہیں تو انہوں نے کہا کہ یہ آپ کی امت کی وہ عورتیں ہیں جو اپنے غیر مردوں کے لئے اپنی زیب و زینت کا اظہار کرتی تھیں۔ سوچئے! کتنے خطرناک مقام پر یہ امت کھڑی ہے دوسری طرف حکومت نے فحاشی کا دروازہ کھول دیا ہے جو کبھی بند نہیں ہو سکتا اور قوم کی غیرت مٹی جا رہی ہے۔ سکولوں اور کالجوں کی مخلوط تعلیم۔ مردوں عورتوں کے مخلوط جلسے اور عورتوں کی تنظیمیں ہو کر اسلام کے ساتھ جنگ کی دعوت ہے۔ ڈرامے اور سینما اور پھر لڑکیوں کا لڑکوں کے ساتھ آزادانہ کھیلوں میں حصہ لینا مغربی تہذیب کی پوری تقلید ہے اسی طرح شاید فحاشی اور بے حیائی میں ہم اس مقام پر پہنچ جائیں گے جہاں مغربی قومیں ہیں۔ مگر اسلام سے بہت دور چلے جائیں گے۔ اسلام نے کسی عورت کو بغیر پردہ کے گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں دی بلکہ اختلاط سے منع فرمایا اور عورتوں کی صف مردوں کے پیچھے ہوتی چاہیے اور راستوں میں چلتے وقت بھی عورتوں کو ایک طرف چلنا چاہیے۔ چہ جائیکہ اس سے صاف ظاہر ہوں اور مخلوط محافل و تقریبوں کو انہیں غیر ملکوں میں بھیجا جائے بلکہ ایک مسلمان عورت کے لئے ایک رات بھی بغیر محرم کے گزارنا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اس قوم کو محفوظ رکھے ورنہ یہ تو ڈوب چکے ہیں۔

یادِ رفتگاں

عبدالرحیم اشرف

میاں عبدالباری غفر اللہ لہ

آج سے کئی سال پہلے [illegible] جب اس مادر وطن [illegible] کی بہترین [illegible] تعلیم حاصل کر رہا ہو [illegible] اس کو [illegible] حاصل [illegible] قیمت ہو کر [illegible] صاحب [illegible] جا سکتا ہو [illegible] نوجوان ایک [illegible] میاں [illegible] کے بعد [illegible] تعلیم [illegible] یہ ادارہ [illegible] سے معلوم [illegible] صاحب [illegible] ایک [illegible] جانے کا جواب دیا [illegible] ہے۔

یہ علم [illegible] شروع ہوئی۔ جاری [illegible] اس کا شاخ نہیں [illegible] لئے تو وہ [illegible] حاصل کیا [illegible] خالص اور [illegible] کی تربیت [illegible] کے علاوہ [illegible] آج تک بھی معلوم نہیں کہ [illegible] صدی پہلے [illegible] قوم [illegible] اس ملک پر [illegible] حکومت تھی۔

[illegible] قوم نے ایک [illegible] کا مسئلہ پیدا کیا [illegible] جماعت [illegible] کی [illegible] کے خلاف [illegible] تمام [illegible] اور [illegible] قوم کا ساتھ دیا [illegible] میں ایک [illegible] انہوں نے فیصلہ کیا [illegible] جہاں وہ [illegible] میاں [illegible] سے محروم کر دیئے گئے [illegible] کے تحت [illegible] کا فیصلہ [illegible] ہجرت کر کے [illegible] محبت [illegible] میاں عبدالباری [illegible] تھے۔

[illegible] تعلیم حاصل کرتے تھے۔

میاں عبدالباری [illegible] شباب میں [illegible] کی [illegible] حق [illegible] مشکل [illegible] تھا۔

تحریک خلافت [illegible] تحریک پاکستان میں وہ [illegible]

نصف صدی تک [illegible] اور قیام پاکستان کے بعد [illegible] مسلم لیگ [illegible] جماعت رہ گئی [illegible] مسلم لیگ [illegible] سے [illegible] سیاست [illegible] اسلامی [illegible] سے [illegible] تحریک [illegible] اسلامی [illegible] پاکستان [illegible] اختیار کیا تھا۔

اس دوران میاں عبدالباری صاحب نے قومی اسمبلی میں ایک پارٹی کی تشکیل کی جو [illegible] تصور ریاست کے برخلاف اسلامی سیاست سے قریب تر تصور پر مبنی تھی۔ انہوں نے طے کیا کہ وہ حزب اقتدار کا ساتھ دیں گے [illegible] حزب اختلاف کے رکن ہوں گے بلکہ وہ تعاون علی البر والتقوی اور عدم تعاون علی الاثم والعدوان کے اسلامی نظریہ کے مطابق ایک ایسی پارٹی کو منظم کریں گے جو اقتدار کے تمام اچھے کاموں میں ان سے تعاون کرے گی اور تمام غلط کاموں میں اختلاف کا اظہار [illegible] ہوگا۔

یہ پارٹی "اسلامی گروپ" کے نام سے قائم ہوئی اور اس کے روح رواں میاں صاحب مرحوم و مغفور کے بہترین دوست اور ساتھی [illegible] چوہدری محمد افضل چیمہ صاحب [illegible] تھے۔ ان دونوں حضرات کے اخلاص ہی نے اس پارٹی کو جنم دیا اور دونوں کی کاوشوں اور محنتوں سے یہ [illegible] پاکستان کی سیاست میں ایک اہم تجربے کی حیثیت رکھتا تھا۔

[illegible] کیا [illegible] نے اس کا [illegible] کیا [illegible] اللہ [illegible] سے [illegible] میاں صاحب مرحوم و مغفور [illegible] تھے۔

میاں عبدالباری صاحب غفراللہ [illegible] کے ممبر تھے۔ [illegible] اسمبلی کا اجلاس ہو رہا تھا۔ مسئلہ [illegible] زیر بحث تھا [illegible] صاحب نے ترتیب دیا اور [illegible] نے [illegible] کیا۔ اس میں اسلامی دفعات موجود نہ تھیں۔ [illegible] دفعات زیر بحث تھیں۔ میاں صاحب ان دنوں شدید بیمار تھے۔ [illegible] میاں صاحب [illegible] کام کرنا چاہئے تھا [illegible] مرحوم [illegible] صاحب کی روایت کے مطابق، میاں صاحب اس حالت میں اجلاس میں شرکت کے لئے اسمبلی ہال میں تشریف لے جاتے تھے کہ بار بار دل کی تکلیف لاحق ہوتی تھی۔ میاں صاحب شدت تکلیف کے باعث [illegible] بیٹھ جاتے اور بیٹھے بیٹھے اسمبلی ہال میں پہنچ جاتے۔ بعض دوستوں نے کہا کہ آپ کی جان کو خطرہ ہے۔ آپ نے فرمایا اگر جان ملک کے دستور کو اسلامی بنانے کی جدوجہد میں صرف ہو جائے تو یہ جان [illegible] قدر ہوگی اور میرے لئے باعث سعادت!

میاں عبدالباری رحمہ اللہ تعالیٰ وضع دار انسان تھے، احباب [illegible] سے ان کا حسن سلوک [illegible] ان کی مروت اور وضعداری کا بہترین ثبوت [illegible] اقبال مرحوم کے "الٰہی بخش" کی طرح میاں صاحب کا "پیرو" تھا [illegible] میاں صاحب کا خادم ہے اور [illegible] دیہاتی [illegible] مگر میاں صاحب نے نہ صرف [illegible] اس کا حق ادا کیا۔

راقم حروف کا رابطہ تقریباً بیس برس رہا۔ جماعت اسلامی کے زمانہ میں بعض امور سے اختلاف بھی [illegible] مگر ان کی شخصی نجابت اور حسن اخلاق ہمیشہ یکساں رہے۔ [illegible] قبل علالت [illegible] ہسپتال میں حاضر ہوا، علالت کے باوجود شفقت سے ملے [illegible] عبداللہ [illegible] طلب فرمایا [illegible] آپ کے حسن اخلاق، اسلامی غیرت اور [illegible] کے نقوش زیادہ واضح [illegible] علالت کے آخری ایام میں [illegible] فریضہ ادا [illegible] عبداللہ [illegible] تکلیف ہو گئی۔

اللھم اغفرلہ مغفرۃ تامۃ من عندک وارحمہ انک انت الغفور الرحیم۔

ہفت روزہ "الاعتصام" کا اداریہ

مدیر المنبر کے خلاف ہفت روزہ "الاعتصام" کے مدیر نے ایک اداریہ رقم فرمایا ہے۔ اس اداریہ میں جس اخلاق، جس کردار، جس انداز بیان اور جس ثقاہت کا ثبوت پیش کیا گیا ہے ——— اس پر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ——— تاہم اس وجہ سے کہ یہ اداریہ ایک دینی جماعت کے سرکاری آرگن میں شائع ہوا، جو اس بیت المال کے مصارف سے شائع ہوتا ہے جس میں مخلص احباب اپنی زکوٰۃ اور صدقات دیتے ہیں .... بعض پہلو توجہ طلب ہیں۔

مگر ہم سردست اس پر اظہار خیال کی [illegible] کرتے ہیں اور دیکھنا چاہتے ہیں کہ جماعت اہلحدیث کے اکابرین، جمعیت اہلحدیث کے ذمہ دار اصحاب اور [illegible] رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دینے والے اصحاب علم و دانش اس اداریہ کے بارے میں کیا طرز عمل اختیار کرتے ہیں [illegible] ان حضرات کے اس امتحان میں ان کے طرز عمل کو دیکھ کر ہم اظہار خیال کریں گے۔

(ادارہ)

دس سالہ دورِ ترقی اور اصلاحات

۷ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو انقلابی حکومت کو قائم ہوئے پورے دس سال ہو چکے ہیں۔ ان دس سالوں میں پاکستان نے بے حد جو ترقی کی ہے۔ اس کا کما حقہ بیان آسان نہیں۔ اخبارات نے گذشتہ چند روز میں دس سالہ دورِ ترقی کی مفصل بیان کرنے کے لیے مختلف مواقع پر متعدد خاص ضمیمے شائع کئے ہیں۔ اگر ان کو یکجا اکٹھا کیا جائے۔ تو بھی وہ ایک چھوٹے سے پہاڑ سے کم نظر نہ آئے۔ بہرحال اگر سمندر کو کوزے میں بند کیا جا سکتا ہو۔ تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ

۱۔ پاکستان کا گذشتہ دس سالوں میں بین الاقوامی وقار بے حد بلند ہوا ہے۔ اگرچہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل [illegible] ترقی نہ ہوئی کہ وہ جنرل ایوب کے [illegible] کے موقع پر [illegible] مسئلہ کشمیر میں ثالثی کی دعوت قبول کرتے جس سے امن عالم کو تقویت اور دین حق و انصاف کی بنا پر [illegible] ریاست جموں اور کشمیر کے باشندوں کے بیس سال پرانے تنازعہ کا فیصلہ کر دیتے۔ جس کے باعث بھارت اور پاکستان دو دفعہ ایک دوسرے کے خلاف برسرِپیکار ہو چکے ہیں۔

۲۔ پاکستان نے گذشتہ دس سالوں میں جو بے نظیر اقتصادی ترقی کی ہے اس سے [illegible] کہاں کہاں سے واہ نہیں لی اور اس کے لیے [illegible] قرضوں پر خود کی یا زر مبادلہ سے [illegible] نہیں دیں لیکن یہ امر باعث [illegible] ہے کہ اس بے مثال اقتصادی ترقی کے باوجود ہم پر مزید قرضے حاصل کرنے کے راستے مسدود ہو رہے ہیں علاوہ ازیں ان قرضوں کے بوجھ اور ان کی ادائیگی (کم و بیش) کے سلسلہ میں جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس کے متعلق آج پاکستان کے وزیر خزانہ جناب [illegible] زبان استعمال فرما رہے ہیں جو زبان استعمال کرنے کے جرم میں سابق وزیر اعظم چوہدری محمد علی کو دار پر کھینچنے کی دھمکیاں دی جا رہی تھیں اور ایک دفعہ لاہور کے ایک اجتماع عمومی میں جناب [illegible] چوہدری [illegible] سابق [illegible] کی ناکام کوشش کی تھی۔

۳۔ گذشتہ دس سالوں میں پاکستان نے تعلیمی محاذ پر بے پناہ ترقی کی ہے بے شمار نئے سکول اور [illegible] اور کالج [illegible] کرنے پر [illegible] یہ عالم ہے کہ فرسٹ ڈویژن میں پاس ہونے والے طالب علموں کو کالجوں میں داخلہ [illegible] مشکل ہو رہا ہے جبکہ [illegible] لوگ کہتے ہیں کہ [illegible] کا تناسب فی صدی کے لحاظ سے کم ہو گیا ہے۔

۴۔ پاکستان نے خوراک کی پیداوار میں انقلاب برپا کر دیا ہے [illegible] یہ بات شاید [illegible] کہ گندم کی ریکارڈ پیداوار کے باوجود پی۔ ایل ۴۸۰ کے ماتحت امریکہ سے گندم کی درآمد کا سلسلہ کیوں جاری ہے!

۵۔ ملک میں پہلی بار دور رس انقلابی زرعی اصلاحات کا نفاذ عمل میں لایا گیا۔ [illegible] یہ امر باعث [illegible] ہے کہ ملک میں بڑے زمینداروں اور چھوٹے مالکوں کی تعداد آج بھی کم و بیش وہی ہے جو ان انقلابی اصلاحات سے پہلے تھی۔ انقلابی زرعی اصلاحات کے بنیادی کارنامے کے باوجود موجودہ حکومت کی پالیسی سرکاری زمینوں کے متعلق یہ ہے کہ سابقہ رجعت پسند غیر جمہوری حکومتوں کی طرح آج بھی سرکاری زمینیں کھلے نیلام میں سب سے زیادہ بولی دینے والوں کے ہاتھ فروخت ہوں گی تاکہ [illegible] زمیندار [illegible] اور چھوٹے مالک [illegible] کی تعداد کاشتکاروں کا [illegible] ہے جو [illegible] کی زندگی بسر کرتے رہیں یا غیر حاضر زمینداروں، افسران اکرام کو انعام و اکرام کی صورت میں ملیں گے۔

۶۔ ملک کے دونوں صوبوں کے گوشوں گاؤں میں جمہوریت کے جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ عوامی جمہوریت یا بنیادی جمہوریت کے اراکین کی ایک غالب اکثریت کرپشن میں ملوث گردانی جاتی ہے گذشتہ عام انتخابات کے موقع پر قرآن کو ضامن بنا کر رشوت کا جو بازار گرم ہوا تھا اس کا چرچا آج تک گلی کوچوں میں ہے۔

۷۔ ملک میں جمہوری نظام حکومت کے باوجود اپوزیشن پارٹیوں کی تشکیل کا اعلان عام ہے چنانچہ کونسل مسلم لیگ، نظام اسلام پارٹی، جماعت اسلامی، عوامی لیگ، پیپلز پارٹی اور ان سب کا متحدہ محاذ پی۔ ڈی۔ ایم کے نام سے سرگرم عمل ہیں لیکن اس اعلان عام کے باوجود ریڈیو اور ٹیلی ویژن تو کجا اخبارات کے کالموں میں بھی ان کی سرگرمیوں کو آگے نہیں لیا جاتا۔

۸۔ گذشتہ دس سالوں میں پاکستان مسلم لیگ کو جس طرح منظم کیا جا چکا ہے اس کا اندازہ صرف اس ایک بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ملک کے دونوں حصوں میں اس کی رکنیت ایک کروڑ سے بھی تجاوز ہے لیکن اس سیاسی ہمہ گیری کے باوجود [illegible] پر در حقیقت [illegible] کرشمہ سازی کی [illegible] ہے اور سب سے مضبوط سیاسی پارٹی ملک میں [illegible] کہلاتی ہے۔

۹۔ ملک میں تیسرے پنج سالہ منصوبے کا آغاز اسلامی سوشلزم کے ہمہ گیر نعرے سے کیا گیا تھا۔ لیکن عملی حیثیت سے ملک کی معیشت [illegible] خاندانوں کی آہنی گرفت میں آ چکی ہے۔ جہاں تک متوسط طبقے کا تعلق ہے وہ تقریباً تقریباً ناپید ہو چکا ہے۔ اوپر کی سطح پر چند فی صدی اہل ثروت اور نچلے مقام پر کروڑوں فلاکت زدہ مخلوق خدا۔ یہ وہ صورت حال ہے جو اسلامی سوشلزم کے لیے نہیں بلکہ کمیونزم کے لیے ساز گار ہوا کرتی ہے۔

۱۰۔ [illegible] کا بندیہ ہے کہ جہاں دوسرے بے شمار محکموں نے گذشتہ دس سالہ دورِ ترقیات کی روئداد اور اپنی تعریف اپنے قلم سے اخبارات کے خاص ضمیموں کی شکل میں مرتب [illegible] شائع کی۔ وہاں [illegible] نے بھی اپنی دس سالہ کارگزاری [illegible] ضمیمہ شائع کیا ہے۔ گویا [illegible] سب سے پیچھے رہ کر [illegible] اس دس سالہ کارنامے میں جو بات صریح خسارے کی ہے۔

اور جس کے متعلق میرے ذہن میں کوئی اگر مگر نہیں۔ وہ یہ ہے کہ ان دس سالوں میں رشوت ستانی اور گرانی اور [illegible] نے ریکارڈ قائم کر رکھے ہیں۔ سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ [illegible] عوام [illegible] کو عوام [illegible] حکومت کے نہیں بلکہ ایک شخصیت کے طرفدار سمجھتے ہیں۔

میں آج خود کلامی کرتے ہوئے [illegible] پوچھتا ہوں [illegible] سابق [illegible] کی حیثیت میں ان جناب قابل احترام [illegible] پاکستان [illegible] کے شان [illegible] تربیت [illegible] سے یہ صاحب پوچھنا چاہتا ہوں کہ حضرت آپ کی پیشہ ورانہ فرائض کی ادائیگی کے سلسلہ میں [illegible] ڈاکٹر [illegible] ہسپتال میں ایک مریض کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے تھے [illegible] ارشاد فرمایئے کہ صحافت کے کس ضابطہ کے ماتحت آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ ہسپتال کے جب چاہیں [illegible] ضوابط کے خلاف کسی مریض [illegible] خواہ وہ کتنی ہی اہم شخصیت [illegible] کے کمرے میں گھس سکیں۔ اور آپ کو یہ حق کس ضابطہ صحافت کے ماتحت حاصل ہے کہ آپ اپنی [illegible] کا بدلہ چکانے کے لیے اپنے [illegible] آپ [illegible] اخبار میں موٹے [illegible] آپ جیسا [illegible] آسکے جواب دیں! آپ [illegible] کسی مرض کی دوا ہے؟ آپ نے اپنی شکایت کے ازالے کے لیے [illegible] مناسب خیال نہیں فرمایا!

میں ادب سے آپ سے یہ بھی پوچھنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ کیا آپ کے پیشہ ورانہ اخلاق میں یہ بات شامل نہیں کہ جہاں آپ وزرائے کرام اور افسران عظام کے ارشادات عالیہ کی کالم در کالم تقاریر [illegible] شائع فرمائیں۔ وہاں حزب اختلاف کے لیڈروں کی [illegible] کا [illegible] نوٹس [illegible] لیں۔ کیا آپ کا [illegible] ضمیر نے آپ کو رات کی تنہائیوں میں کبھی یہ سوچنے پر مجبور نہیں کیا کہ قومی اخبارات کے قابل احترام ایڈیٹروں اور محکمہ اطلاعات کے افسروں اور [illegible] میں کچھ نہ کچھ تو فرق ہونا چاہیے؟

ایک طرف [illegible] ڈاکٹر کے خلاف اپنے کالموں میں اپنے زور قلم کا مظاہرہ کر دینا ایک بات ہے۔ لیکن کسی وزیر یا کسی سیکرٹری یا کسی ایڈیٹر کو یہ بتانا کہ صاحب جہاں وزراء کی تقریروں کی [illegible] کالم کی رپورٹ جائے گی۔ وہاں حزب اختلاف کے لیڈروں کی تقریروں کا بھی ایک کالم ہی [illegible] جائے گا اور دوسری بات ہے اور [illegible] سے [illegible] کیجئے۔

([illegible] کی ڈائری)

محمد صدیق مستری رحمۃ اللہ علیہ

المنبر [illegible] صاحب کے مضمون کی اشاعت پر ادارہ [illegible] صاحب کا ایک دوسرا مضمون [illegible] جناب [illegible] صاحب [illegible] کے ساتھ [illegible] بھی ملاحظہ کیجیے۔

([illegible])

خدا تعالیٰ کی رضا کے ثمرات اور ناراضی کی تباہ کاریاں

محمد ... (؟)

سے ... مروی ہے کہ ... نے فرمایا ... جب ... اللہ تعالیٰ ...

... کو ... ہو جاتے ہیں یا ... فرمایا۔

اِذَا ... مِنْ ... شَیْءٍ ... اِذَا فَرِحُوْا ... اَخَذْنٰهُمْ ...

... وَ ... عَلَیْهِمْ ... وَ ...

... بِمَا کَانُوْا ... وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ ...

... وَ ... مِنْ ... اَلنَّاسُ ... الْحَرَامَ ...

... وَاَمْوَالِهِمْ ...

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر راضی ہو جاتے ہیں تو ان پر بارش برساتے ہیں اور ان کی ... ان کے اچھے لوگوں کو حاکم بناتے ہیں اور جب اس پر ناراض ہو جاتے ہیں تو ان پر بے موسم بارش برساتے ہیں۔ جب ناراضی زیادہ ہو جاتی ہے اور قوم کو سزا دی جاتی ہے تو ایسے شخص حاکم بنتے ہیں جو لوگوں کے شر سے بچنے کے لئے اسکی عزت کی جاتی ہے تو اس وقت ... اور مصیبتوں کا انتظار کرنا چاہیے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا خطبہ

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد سب سے پہلے جو خطبہ دیا وہ فصاحت و بلاغت اور ادب کا مرقع تھا۔ حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

اِنِّیْ قَدْ وُلِّیْتُ عَلَیْکُمْ وَلَسْتُ بِخَیْرِکُمْ فَاِنْ

رَاَیْتُمُوْنِیْ عَلٰی حَقٍّ فَاَعِیْنُوْنِیْ وَاِنْ رَاَیْتُمُوْنِیْ

عَلٰی بَاطِلٍ فَسَدِّدُوْنِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِنِ اعْوَجَجْتُ

فَقَوِّمُوْنِیْ اَطِیْعُوْنِیْ مَا اَطَعْتُ اللّٰهَ فِیْکُمْ

فَاِذَا عَصَیْتُهٗ فَلَا طَاعَةَ لِیْ عَلَیْکُمْ اَلَا اِنَّ اَقْوَاکُمْ

عِنْدِیَ الضَّعِیْفُ حَتّٰی اٰخُذَ الْحَقَّ لَهٗ وَاَضْعَفَکُمْ

عِنْدِیَ الْقَوِیُّ حَتّٰی اٰخُذَ الْحَقَّ مِنْهُ اَقُوْلُ قَوْلِیْ

هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَکُمْ

اے لوگو! بلاشبہ مجھے تمہارا والی و حاکم بنا دیا گیا ہے حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں اگر مجھے حق پر دیکھو تو میری مدد کرو اور اگر مجھے باطل پر دیکھو تو مجھے درست کر دو۔ ایک روایت میں ہے اگر میں ٹیڑھا ہو جاؤں تو مجھے سیدھا کر دو۔ جب تک میں تم میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کروں تم میری اطاعت کرو اور جب میں اس کی نافرمانی کروں تو تم پر میری کوئی اطاعت فرض نہیں ہے۔

تمہارا کمزور میرے نزدیک قوی ہے جب تک میں اس کا حق اس کو واپس نہ دلا دوں اور تمہارا طاقتور میرے نزدیک کمزور ہے جب تک اس کا حق اس سے وصول نہ کر لوں۔ میں اپنی یہ بات کہتا ہوں اور اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں۔

قیصر روم کا قاصد دربار فاروقی میں

از رسول قیصر روم الی عمر بن الخطاب

... اللّٰهِ ... اَلْمَدِیْنَةَ ...

... مِنْکُمْ ... مَا ...

... الْاَرْضِ ... عَلٰی ...

... مِنْ ... اِلَّا ...

ایک دفعہ قیصر روم نے اپنا ایک قاصد حضرت عمرؓ کے پاس حالات دیکھنے اور آپ کے طرز حکومت کا مشاہدہ کرنے کیلئے بھیجا۔ جب وہ مدینہ منورہ میں داخل ہوا تو مدینے والوں سے پوچھا کہ تمہارا بادشاہ کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا بادشاہ نہیں ہے بلکہ ہمارا تو ایک امیر ہے جو مدینہ منورہ سے باہر کی جانب گئے ہیں۔ قاصد ان کی تلاش میں باہر نکلا اور حضرت عمرؓ کو ریت پر درّے کو سر کے نیچے تکیہ کی طرح رکھ کر سوئے ہوئے تھے اور پیشانی سے پسینہ بہہ رہا تھا اور زمین بھیگ گئی تھی۔ جب اس نے حضرت عمرؓ کو اس حالت میں کھلے میدان میں سویا ہوا دیکھا تو اس کے دل پر ہیبت طاری ہوگئی اور کہنے لگا کہ دنیا کے بادشاہ جن کی ہیبت سے لوگ ... میں سکون حاصل نہیں ہوتا اس کی ہیبت اس قدر زیادہ ہے اور تمہاری یہ حالت ہے لیکن اے عمرؓ تم نے انصاف کیا ہے جہاں نیند آگئی بلا خوف و خطر وہاں سو گئے۔ لیکن ہمارا بادشاہ جو کہ عوام پر ظلم کرتا ہے اسے بڑے محفوظ قلعوں میں بھی نیند نہیں آتی۔ یعنی فاروق اعظمؓ کی یہ مقبولیت و ہر دلعزیزی یہ ہے کہ آپ عدل و انصاف اور مساوات کے بہترین پیکر تھے۔

رعیت کا پاسباں

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا۔ میں آپ کے پاس چلا گیا تو فرمایا عبدالرحمٰن آج مدینے کے باہر ایک قافلہ آکر ٹھہرا ہے۔ وہ سفر کرنے سے تھکا ماندہ ہے مجھے اندیشہ ہے کہ وہ اپنی تھکاوٹ اور صعوبات سفر کی وجہ سے غفلت کی نیند نہ سو جائے اور ان کے اموال سے کوئی چیز کوئی شخص نہ چرا لے۔ بہتر ہوگا کہ ہم آج رات ان کی نگہبانی و حفاظت کریں۔ چنانچہ رات کی تاریکی میں ہم دونوں وہاں پہنچ گئے جب وہاں پہنچے تو مجھے بھی سو جانے کا حکم دیا اور خود رات بھر اس قافلے کی پاسبانی کرتے رہے۔ سبحان اللہ کس قدر رعایا کی ہمدردی، رعیت کی دیکھ بھال اور خدمت خلق کا جذبہ ہے۔

دیانتداری کی انتہا

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ جو اموی خلیفہ ہیں اپنی خلافت سے پہلے بہت ... تھے خلیفہ راشد بن جانے کے بعد ... بڑے درویش بن گئے تھے۔ ایک رات کو چراغ کی روشنی میں رعیت کے امور و معاملات دیکھ رہے تھے اچانک غلام آگیا اس نے آکر کسی ذاتی کام کا ذکر شروع کر دیا آپ نے چراغ گل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا یہ چراغ مسلمانوں کے بیت المال کے تیل سے جل رہا ہے اب رعیت کے امور کے علاوہ سے ذاتی کام کے مصرف میں نہیں لایا جاسکتا۔ (ایسا ...)

شعراء کے وفود سے گفتگو

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ چونکہ ایک خاص مسلمان ... تھے اس لئے ریاست، امانت اور معاملات کو آپ نے شاعری کی بجائے شدت سے قبول کیا ہوا تھا بیت المال کو ایک بیسہ بھی ادھر ادھر نہیں بہنے دیتے شعراء جو حضرات اپنی خوشامد کی بجائے اور قصیدہ و مدحیہ کلام کو خوب خوب سناتے تھے مگر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے انہیں کچھ نہیں دیا اور کبھی انہیں دربار میں آنے کی اجازت نہیں دی چنانچہ آپ کے سامنے شعراء یوں بیان کرتے ہیں:

وَکَانَ یَقُوْلُ لِاَبْنِهٖ ... اِنِّیْ اَخَافُ اِنْ

عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ۔ کہ جب آپ کے پاس شعراء آئے تو انہیں اپنے یہاں دربار میں کوئی اجازت دیتے بلکہ اپنے بیٹے سے کہتے کہ جاؤ ان سے کہو کہ اگر میں نے سب کی تعریف کی تو مجھے بڑے دن یعنی قیامت کے عذاب سے ڈر لگتا ہے یعنی اگر میں یونہی تم پر بیت المال صرف کروں تو قیامت کے دن خدا تعالیٰ کی گرفت اور شدید پکڑ سے نہیں بچ سکتا۔ لہٰذا آپ واپس تشریف لے جائیں۔

میں نے اس اول کو اختیار کر لیا ہے

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے

تھے جب قریب الموت ہوئے تو سب کو اپنے یہاں بلایا اور ان میں نظر کر کے نیچے اور پھر دیکھا حتیٰ کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور فرمایا: میری جان ان نوجوانوں پر قربان ہو جنہیں میں خالی ہاتھ چھوڑ کر جا رہا ہوں ان کے لئے مال و متاع کوئی ترکہ نہیں چھوڑا میرے بیٹو! اب میرے سامنے دو ہی صورتیں ہیں۔ اوّلاً تم تنگدست رہو اور میں اچھا ہو کر جنت میں داخل ہو جاؤں۔ ثانیاً تمہیں جائز و ناجائز ہر طرح سے مال و دولت ملے اور اس کے عوض تمہارا باپ جہنم میں داخل ہو جائے۔ میں نے پہلی صورت کو اختیار کر لیا ہے۔ میرے بیٹو! میں نے تمہارا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا ہے وہ تمہیں ہر قسم کے شر سے بچائے گا وہی تمہارا رازق و مالک ہے اور وہ ہمیشہ نیک لوگوں کی دستگیری و پشت پناہی فرماتا ہے۔

عفو و درگزر

حضرت امام جعفر صادق علیہ الرحمۃ کا ایک غلام ایک طشت میں ان کے ہاتھ دھلا رہا تھا کہ اس کے ہاتھ میں لرزش پیدا ہوئی، اور طشت گر کر طشت میں جا گرا۔ پانی کے چھینٹے اڑ کر امام صاحب کے چہرے پر جا پڑے۔ حضرت امام جعفر صادقؒ کو اس گستاخی و سوء ادبی پر بہت غصہ آیا اور غضب آلود نظروں سے اپنے غلام کو دیکھنا شروع کیا۔ غلام نے کہا:

یَا مَوْلَایَ اَللّٰهُ یَامُرُ بِکَظْمِ الْغَیْظِ

کہ اے آقا اللہ تعالیٰ غصے کو پی جانے کا حکم دیتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؒ نے فرمایا، جا میں نے تجھے معاف کر دیا۔ پھر اس نے کہا کہ

وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ

اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے

امام صاحب نے فرمایا، جا میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے تجھے آزاد کر دیا۔

مراسلات و اطلاعات

ادارہ علوم اثریہ کا قیام

اس وقت ملک میں بالخصوص جماعت اہلحدیث میں جو علمی و تحقیقی خلا واقع ہو چکا ہے اور اکابر علمائے کرام کی وفات سے جو بہت بڑا خلا پیدا ہو چکا ہے جماعت میں علمی و تحقیقی کام کرنے اور طلبہ کی علمی و دینی تربیت نیز علمی و تحقیقی اور سلفی لٹریچر کی اشاعت کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔ جماعت کے ممتاز علماء و مشائخ حضرات اس کمی کو بڑی شدت سے محسوس کر رہے تھے اور جماعت کا ہر درد مند دل رکھنے والا فرد اس کا احساس رکھتا تھا۔ چنانچہ اس خلا کو پر کرنے اور اس کمی کو پورا کرنے کے لئے جماعت کے مخلص افراد اور درد مند حضرات میں علم کی متعدد مجالس اور بزرگوں کی مختلف اوقات میں ملاقاتیں ہوتی رہیں اور تمام احباب نے اس کوشش کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا اور اسے عملی جامہ پہنانے کو ایک بہترین علمی و دینی کام قرار دیا اور اس کوشش کو ایک عظیم جماعتی خدمت گردانا۔ چنانچہ اس پروگرام کو آخری شکل دینے اور اس خالص علمی و دینی ادارہ کی تشکیل کرنے کے لئے ۲۰ نومبر ۱۹۶۹ء کو جامع اہلحدیث منٹگمری بازار لائلپور میں حضرت مولانا محمد حنیف ندوی کی صدارت میں ایک نہایت اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں درج ذیل حضرات شریک ہوئے۔

۱۔ مولانا حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری سرگودھا۔ ۲۔ میاں عبدالستار صاحب سرگودھا۔ ۳۔ مولوی محمد حسین شیخوپورہ۔ ۴۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی سابق مدیر الاعتصام لاہور۔ ۵۔ مولانا محمد عبدہ اوکاڑہ۔ ۶۔ مولانا محمد حسین شیخوپورہ۔ ۷۔ مولانا محمد حنیف ندوی۔ ۸۔ مولانا عبدالقادر ندوی ماموں کانجن۔ ۹۔ مولانا حافظ ساجد میر ایم اے سیالکوٹ۔ ۱۰۔ مولانا محمد علی جانباز سیالکوٹ۔ ۱۱۔ مولانا غلام احمد حریری ایم اے ایم او ایل پرنسپل شعبہ اسلامیات زرعی یونیورسٹی لائلپور۔ ۱۲۔ مولانا محمد بشیر سیالکوٹی۔ ۱۳۔ مولانا محمد شریف اشرف سابق پروفیسر مدینہ یونیورسٹی۔ ۱۴۔ مولانا محمد نعیم امیر جمعیت اہلحدیث ضلع لائلپور۔ ۱۵۔ مولانا محمد رفیق مدن پوری ناظم جمعیت اہلحدیث ضلع لائلپور۔ ۱۶۔ مولانا محمد اسلم فیروزپوری ناظم نشر و اشاعت جمعیت اہلحدیث ضلع لائلپور۔ ۱۷۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب لائلپوری۔ ۱۸۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ احمد اللہ صاحب بڈھیمالوی۔ ۱۹۔ مولانا محمد یوسف انور لائلپور۔ ۲۰۔ مولانا عبیداللہ لائلپوری۔ ۲۱۔ مولانا عبدالغفور جہلمی۔ ۲۲۔ مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب جہلم۔ ۲۳۔ مولانا قاری محمد حبیب فیروزپوری۔ ۲۴۔ مولانا عبدالعزیز علوی۔ مولانا معین الدین لکھوی اور بعض دیگر بزرگ بعض بیماری اور ناگزیر وجوہ کی بنا پر تشریف نہ لاسکے لیکن ان کے خیالات اور اس ادارہ سے تعاون و اشتراک کے تائیدی خطوط موصول ہو چکے ہیں۔

سب سے پہلے گذشتہ مجالس کی کارروائی کا جائزہ لیا گیا اور پھر یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ ادارہ خالص علمی، دینی اور تحقیقی مقاصد کے تحت بنایا جا رہا ہے اور خالص للہیت سے اپنی کوشش جاری رکھے گا۔ کافی بحث و تمحیص کے بعد درج ذیل امور طے ہوئے۔

ادارہ کا نام اور قیام

ادارہ کے نام پر کافی بحث و تمحیص ہوئی جس میں احباب کی طرف سے ایک سے زائد نام پیش ہوئے۔ آخر میں ادارہ علوم اثریہ کے نام پر سب متفق ہو گئے۔ اس کے علاوہ تعلیمی، تربیتی اور اشاعتی ادارہ کا نام تجویز ہوا۔ پھر یہ مسئلہ زیر بحث آیا کہ یہ کام کہاں جاری کیا جائے۔ اس سلسلہ میں مولانا محمد صاحب میرپوری نے فرمایا اگر آپ نے سیالکوٹ میں جاری کریں تو ہم تعاون کریں گے اور حضرت مولانا محمد ابراہیم میرپوری کا کتب خانہ بھی اس کے لئے وقف ہوگا۔ دوسری طرف بعض حضرات کی یہ رائے تھی کہ اس ادارہ کو لائلپور میں جاری کیا جائے۔ چنانچہ ہر پہلو سے جائزہ لینے کے بعد جامع اہلحدیث منٹگمری بازار لائلپور میں ہی جاری کرنے کا فیصلہ ہوا اور یہ بھی طے ہوا کہ خدا کی مدد سے اس کام کا آغاز کر دیا جائے۔

تعلیمی مقاصد

اس ادارہ کے تین اہم مقاصد قرار پائے۔ اول: ادارہ تحقیق کا قیام اور فارغ التحصیل طلبہ کی تربیت۔ دوم: اسلام اور اہلحدیث کے بارے میں نہایت تحقیقی، صاف ستھرے اور اعلیٰ لٹریچر کی اشاعت۔ سوم: برصغیر پاک و ہند کے اہل حدیث اہل علم و فکر کے مابین قریبی اور علمی رابطہ قائم کرنا۔

عارضی سب کمیٹی کا قیام

ادارہ کے قواعد و ضوابط اور طریق کار اور دیگر متعلقات مرتب کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی جس میں یہ علمائے کرام شامل ہوں گے۔

۱۔ مولانا محمد حنیف ندوی لاہور۔ ۲۔ مولانا حافظ ساجد میر ایم اے سیالکوٹ۔ ۳۔ مولانا محمد عبدہ اوکاڑہ۔ ۴۔ مولانا حافظ محمد ابراہیم سیالکوٹی۔ ۵۔ مولانا محمد شریف اشرف لائلپور۔ ۶۔ مولانا غلام احمد حریری ایم اے ایم او ایل لائلپور۔ ۷۔ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ لائلپور۔ ۸۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی۔ مولانا عبیداللہ احرار لائلپور۔ مولانا محمد شریف اشرف اس کمیٹی کے داعی قرار پائے۔

اس کمیٹی کا آئندہ اجلاس ۱۳ دسمبر ۱۹۶۹ء بروز ہفتہ لائلپور میں منعقد ہوگا جس میں ادارہ کے تمام امور مرتب کئے جائیں گے۔

ادارہ کا سالانہ بجٹ

یہ فیصلہ ہوا کہ اس سال ادارہ تحقیق میں صرف حدیث رکھا جائے اور اس میں صرف پانچ ذہین، محنتی، دیانتدار، نیک، مخلص سلفی اور مستقل طلبہ رکھے جائیں۔ نیز اشاعتی کام کا بھی خاکہ بنایا گیا۔

(محمد اسلم فیروزپوری)

بقیہ:- حج کا کوٹہ

کہ ان کی تعداد بڑھ کر دوگنی تو کجا اس سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ ہم نے ایسی صورت اختیار کی کہ جب بھی کوئی زور دار اور مطالبہ حکومت کے خلاف اٹھے تو پریشان ہو کر اپنے بزرگوں کے احکامات سے بغیر سوچے سمجھے مسلک کے مطابق مسائل کا حل چاہا جائے۔ قطع نظر اس کے کہ یہ احتمال کہ دفتری کاموں اور مسائل کا حل ہے یا نہیں۔

ہم نے خلاصۂ رپورٹ اور اعداد و شمار کے بغیر صرف اس پہلو کو پیش کیا ہے جو حج کے عام مسائل سے متعلق ہے۔ اس فہرست میں پیش کیا ہے۔ وہ آخرت کا معاملہ اور حکومت کی دینی اہمیت کا پہلو اس پر غور کیا جانا چاہئے۔ مگر ہمارا خیال ہے کہ تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل جب کہ اس وقت حج کے اعلان کیا جا رہا تھا۔ ہم نے الاعتصام ۱۰ رجب ۹۰ھ کی اشاعت میں اپنی تفصیلی گزارشات پیش کی تھیں وہ تمام حجت کی حیثیت رکھتی ہیں۔

ہماری رائے میں ارباب اختیار کے لئے یہ بہتر ہوگا کہ وہ اب بھی اپنی پالیسی پر نظرثانی کریں اور یہ اعلان کر دیں کہ ہر ایک کو اجازت ہے جو شخص حج کرنا چاہے گا اور اس کی خواہش ظاہر کرے گا اسے حج پر جانے دیا جائے گا خواہ تعداد کتنی ہی زیادہ ہو۔

خدا کرے یہ صدائے اضطراب کسی صاحب دل کو متاثر کر سکے اور وہ اپنی پوری تائید کے ساتھ ان لوگوں تک پہنچائے جو اس وقت فیصلے کرنے کی پوزیشن میں ہیں اور اللہ مقلب القلوب سے دعا ہے کہ وہ ان لوگوں کے دلوں میں یہ احساس پیدا فرمائیں کہ جو فیصلے کرتے ہیں ان سب کی جوابدہی اس احکم الحاکمین کے سامنے کرنا ہوگی جس کا فیصلہ ہی حقیقی اور آخری فیصلہ ہے۔

اللھم یا مقلب القلوب صرف قلوبنا الی طاعتک



خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ دیجئے۔ (ادارہ)

نقشہ اوقات سحری و افطاری رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ

ڈویژن شہر اور اس کے مضافات کے لئے — بمطابق — سٹینڈرڈ ٹائم مغربی پاکستان

یوم	تاریخ عیسوی	تاریخ ہجری	اختتام سحری منٹ	اختتام سحری گھنٹہ	افطاری منٹ	افطاری گھنٹہ
جمعہ	۲۲ نومبر	یکم رمضان	۱۱	۵	۳	۵
ہفتہ	۲۳	۲	۱۲	۵	۳	۵
اتوار	۲۴	۳	۱۲	۵	۲	۵
پیر	۲۵	۴	۱۳	۵	۲	۵
منگل	۲۶	۵	۱۵	۵	۱	۵
بدھ	۲۷	۶	۱۵	۵	۱	۵
جمعرات	۲۸	۷	۱۶	۵	۱	۵
جمعہ	۲۹	۸	۱۷	۵	۱	۵
ہفتہ	۳۰	۹	۱۸	۵	۱	۵
اتوار	یکم دسمبر	۱۰	۱۹	۵	۰	۵
پیر	۲	۱۱	۱۹	۵	۰	۵
منگل	۳	۱۲	۲۰	۵	۱	۵
بدھ	۴	۱۳	۲۱	۵	۱	۵
جمعرات	۵	۱۴	۲۱	۵	۱	۵
جمعہ	۶	۱۵	۲۲	۵	۱	۵

مقصد صوم

کتب علیکم الصیام ... لعلکم تتقون ... ولتکبروا اللہ علی ما ھداکم ولعلکم تشکرون

تم پر روزے فرض کئے گئے تاکہ تم متقی ہو جاؤ، اور ہدایت پر اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور تاکہ تم شکر گزار بندے بن جاؤ۔

دعائے افطار

اللھم انی لک صمت وبک آمنت و علیک توکلت وعلیٰ رزقک افطرت

اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا اور تیرے رزق سے افطار کیا۔

یوم	تاریخ عیسوی	تاریخ ہجری	اختتام سحری منٹ	اختتام سحری گھنٹہ	افطاری منٹ	افطاری گھنٹہ
ہفتہ	۷ دسمبر	۱۶ رمضان	۲۳	۵	۱	۵
اتوار	۸	۱۷	۲۳	۵	۲	۵
پیر	۹	۱۸	۲۴	۵	۱	۵
منگل	۱۰	۱۹	۲۴	۵	۱	۵
بدھ	۱۱	۲۰	۲۵	۵	۲	۵
جمعرات	۱۲	۲۱	۲۵	۵	۲	۵
جمعہ	۱۳	۲۲	۲۶	۵	۲	۵
ہفتہ	۱۴	۲۳	۲۷	۵	۲	۵
اتوار	۱۵	۲۴	۲۷	۵	۳	۵
پیر	۱۶	۲۵	۲۸	۵	۳	۵
منگل	۱۷	۲۶	۲۹	۵	۳	۵
بدھ	۱۸	۲۷	۳۰	۵	۲	۵
جمعرات	۱۹	۲۸	۳۰	۵	۲	۵
جمعہ	۲۰	۲۹	۳۱	۵	۲	۵
ہفتہ	۲۱	۳۰	۳۱	۵	۲	۵

نوٹ: — ڈویژن کے علاوہ مغربی پاکستان کے دوسرے شہروں کے اوقات سحری و افطاری کے لئے لاہور کے اوقات میں سامنے لکھے ہوئے منٹ جمع یا تفریق کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ [illegible]

عبد الرحیم اشرف نے دی تاج پرنٹنگ پریس میکلوڈ روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر المنبر ۲۳۹ جناح کالونی لائل پور سے شائع کیا۔